

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

بعض نوجوان (اللہ تعالیٰ انہیں ہدایت عطا فرمائے) رمضان وغیرہ میں توسستی کرتے ہیں لیکن رمضان کے روزے بہت اہتمام سے رکھتے اور بھوک پیاس کو برداشت کرتے ہیں۔ آپ انہیں کیا نصیحت فرمائیں گے؟ ایسے نوجوانوں کے روزے کے بارے میں کیا حکم ہے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد

میری ان نوجوانوں کو یہ نصیحت ہے کہ وہ اپنے بارے میں تھوڑا سا غور کریں اور اس حقیقت کو خوب جان لیں کہ نماز شہادتین کے بعد اسلام کا سب سے اہم رکن ہے۔ جو شخص نماز نہ پڑھے اور محض سستی کی وجہ سے چھوڑ دے تو میرے نزدیک راجح قول کے مطابق، جس کی کتاب و سنت کے دلائل سے تائید ہوتی ہے، وہ کافر، ملت اسلامیہ سے خارج اور اسلام سے مرتد ہے، لہذا یہ معاملہ کوئی معمولی معاملہ نہیں۔ جو شخص کافر اور مرتد ہو جائے تو پھر اس کا روزہ، صدقہ یا کوئی اور عمل بھی مقبول نہیں کیونکہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

فَمَا مَنَعَهُمْ أَنْ تُقْبِلَهُمْ لَهُمْ قُلُوبُهُمْ لَا يَأْتُونَ الصَّلَاةَ وَلَا يُؤْتُونَ الزَّكَاةَ وَلَا يُنْفِقُونَ إِلَّا وَهُمْ كَرِهُونَ... سورة التوبة

”اور ان لوگوں کے خرچ (صدقات) صرف اس لیے قبول نہیں کیے جاتے کہ وہ اللہ اور اس کے رسول کے منکر ہیں اور نماز کو آتے ہیں تو محض سست کامل ہو کر اور خرچ کرتے ہیں تو ناخوشی سے۔“

: اس آیت کریمہ میں اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے یہ بیان فرمایا ہے کہ ان لوگوں کا اپنے مال کو خرچ کرنا بھی ان کے کفر کی وجہ سے قبول نہیں ہوتا حالانکہ اس سے دوسروں کو فائدہ پہنچتا ہے، نیز فرمان باری تعالیٰ ہے:

وَقَدْ مَنَّ اللَّهُ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ إِذْ أَخْرَجَهُمْ مِنَ الدِّيَارِ الْمَسْكُونَةِ إِذْ يَكْفُرُونَ بِهَا وَيَكْفُرُونَ بِهَا وَيَكْفُرُونَ بِهَا وَيَكْفُرُونَ بِهَا... سورة الفرقان

”اور جو انہوں نے عمل کئے ہوں گے، ہم ان کی طرف متوجہ ہوں گے تو ان کو ازنی ناک کی مانند کر دیں گے۔“

یہ لوگ جو روزہ رکھتے ہیں لیکن نماز نہیں پڑھتے تو ان کا روزہ بھی مقبول نہیں بلکہ مردود ہے کیونکہ ہم یہ کہتے ہیں کہ نماز نہ پڑھنے کی وجہ سے وہ کافر ہیں جیسا کہ کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ ثابت ہے، لہذا میری ان نوجوانوں کو نصیحت یہ ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ سے ڈریں، نماز کی پابندی کریں اور نماز کو بروقت اور باجماعت ادا کریں۔ اللہ کی توفیق سے میں انہیں اس بات کی ضمانت دیتا ہوں کہ جب وہ نماز کی پابندی کریں گے تو اس سے اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے رمضان اور رمضان کے بعد بھی اپنے دلوں میں نماز کی رغبت اور شوق محسوس کریں گے اور نماز کو بروقت اور باجماعت ادا کریں گے کیونکہ انسان جب اپنے رب کی طرف رجوع کرتا ہے اور اس کی بارگاہ قدس میں سچے دل سے توبہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ توبہ کے بعد کے اعمال کو یقیناً شرف قبولیت سے نوازتا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حوالہ سے ذکر فرمایا ہے کہ درخت کا پھل کھانے کے بعد جب انہوں نے کئی سچی توبہ کر لی تو:

ثُمَّ اجْتَبَيْنَاهُ رَبُّنَا فَتَبَّاتٌ عَلَيْهِ وَعَدَى... سورة طه

”پھر ان کے پروردگار نے انہیں برگزیدہ کیا پس ان کی توبہ قبول فرمائی اور انہیں سیدھی راہ بتائی۔“

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

کتاب الصیام: ج 2 صفحہ 169

محدث فتویٰ

